بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۲ | ۱۱ ماہ ظہور ۱۳۲۳ھش | ۲۱ شعبان ۱۳۶۳ھ | ۱۱ اگست ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۸۷

مدینۃ المسیح

62

قادیان ۹ ماہ ظہور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے متعلق شملہ سے بذریعہ ڈاک ۸ اگست کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دو روز نکسیر خون کا دورہ رہا۔ اب خدا کے فضل سے آرام ہے۔ البتہ کمزوری بہت ہے۔ احباب دعائے صحت فرماتے رہیں۔

صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کو رات زیادہ تکلیف ہو گئی۔ بخار زور کا تھا۔ اور تشنج کے دورے بھی پڑتے رہے۔ کوئی چیز ہضم نہیں ہوتی۔ قے ہو جاتی ہے۔ کمزوری بے حد ہو گئی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں — آج شام کی گاڑی سے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ...

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۱ شعبان ۱۳۶۳ھ

مسلم لیگ اور ہندو پریس

تھوڑا ہی عرصہ ہوا ایک سرکردہ ہندو اخبار نے لکھا تھا کہ

"ہندوؤں کو یہ بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ مصلحت وقت کی خاطر انہیں کوئی ایسی ایجی ٹیشن نہیں کرنی چاہیئے۔ جو لیگیوں کے ہاتھ مضبوط کرے۔ اور یونینسٹوں کو کمزور۔ جب لیگ مر گئی۔ تو ہم یونینسٹوں سے بھی سنبھل لیں گے۔" (پربھات ۷ مئی)

اگر اس بات کا اظہار اور اعلان نہ کیا جاتا۔ تو بھی ہندوؤں کے طریق عمل سے ہر عقل و سمجھ رکھنے والا مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ ان کی غرض ہر پہلو سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانا ہے۔ اس بناء پر مسلمانوں کے جس اختلافی مسئلہ میں جس فریق کی ہندو حمایت کریں۔ اس کے متعلق سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کی امداد سے مسلمانوں کو محروم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور انہیں ایسی حالت میں لانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ بے حد کمزور ہو جائیں۔ اور پھر جس وقت ہندو چاہیں ان کے خلاف محاذ قائم کر کے زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا سکیں لیکن افسوس کہ بعض مسلمانوں نے ابھی تک ہندوؤں کی اس چال کو نہیں سمجھا۔ اور زیادہ افسوس اس بات کا ہے۔ کہ ان کے کھلم کھلا اس قسم کے اعلانات کے باوجود نہیں سمجھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہندو پریس مسلمانوں کے جس فریق کی مخالفت کرے۔ اسے دوسرا فریق اپنی تائید سمجھ لیتا ہے۔ اور اس طرح ہندوؤں کو موقعہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں میں اختلاف کی خلیج کو زیادہ سے زیادہ وسیع کر کے سیاسی اور ملکی لحاظ سے انہیں کمزور بناتے رہیں۔

اس کی تازہ مثال میں مسلم لیگ میں احمدیوں کی شمولیت کے مسئلہ کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ یہ کلیۃً مسلمانوں کا اندرونی معاملہ ہے۔ اور مسلمانوں نے کبھی اس قسم کے جھگڑوں میں حصہ نہیں لیا۔ کہ کانگرس یا ہندو مہا سبھا میں کن ہندوؤں کو شامل ہونا چاہیئے اور کن کو نہیں۔ لیکن مسلمانوں کے اس اندرونی معاملہ میں ہندو بڑی سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کی پیٹھ بڑے زور کے ساتھ ٹھونک رہے ہیں۔ جو ازراہ عاقبت نا اندیشی یہ کہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے فرقوں کو ملکی اور سیاسی معاملات میں بھی متحد نہیں ہونا چاہیئے۔

حال ہی میں مسلم لیگ کونسل کا جو اجلاس لاہور میں ہوا۔ اور جس میں صاحب صدر مسٹر جناح نے مولوی عبد الحامد صاحب بدایونی کی تفرقہ انگیز قرارداد پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔ اس کے متعلق ہندو اخبارات حسب معمول عام مسلمانوں کو لیگ کے خلاف اکسا رہے ہیں چنانچہ پرتاپ ۱۲ اگست نے لکھا۔

"لیگ کونسل کے اجلاس میں مولوی عبد الحامد بدایونی یہ قرارداد پیش کرنے والے تھے۔ کہ احمدیوں کو لیگ سے خارج کر دیا جائے۔ کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ لیکن جناح کے کہنے سے وہ ریزولیوشن پیش نہ کیا گیا۔ جناح کے خیال میں اس کے پیش کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا۔ گویا بطور مصلحت کم از کم کچھ عرصہ کے لئے غیر مسلم بھی مسلم لیگ میں رہ سکتے ہیں۔ اسلام کو پولیٹیکل مصلحتوں کے ماتحت کر دیا گیا ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ اسلام کے بڑے بڑے مولاناؤں کو بھی اس کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت نہیں۔"

ایک کٹر آریہ اخبار کی اس موقعہ پر اسلام سے نمائشی ہمدردی کی وجہ بآسانی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس طرح مسلمانوں کی اس فعال جماعت کو جو کسی قسم کی مشکلات کی پروا نہ کرتی ہوئی آگے ہی آگے بڑھتی جاتی ہے جو اسلام کی عزت اور وقار کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اور جو مسلمانوں کے مذہبی اور سیاسی حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے مسلم لیگ کے قریب نہ آنے دیا جائے۔ اور مسلم لیگ کو مزید قوت اور طاقت نہ حاصل ہونے دی جائے

اسی طرح ایک دوسرے اخبار "ویر بھارت" ۸ اگست نے تمسخرانہ رنگ میں وہی اثر پیدا کرنا چاہا ہے جس کے لئے پرتاپ نے کوشش کی چنانچہ لکھا ہے

"پنجاب کے مسلمان اس بات کے لئے بلاوجہ مسٹر جناح کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ کہ وہ قادیان کے احمدیوں کو مسلم لیگ سے نکال دیں۔ قائد اعظم ٹھہرے نئی روشنی کے آدمی ان کی سمجھ میں نہیں آتا حضرت محمد صاحب کے سوائے کسی دوسرے شخص کو پیغمبر ماننے والے آدمی مسلمان کیوں نہیں ہیں۔ مسلمان تو تب نہ رہیں جب وہ مسٹر جناح کو اپنا قائد اعظم اور مسلم لیگ کو اپنی نمائندہ جماعت نہ مانیں ... مرنے کے بعد کوئی پیغمبر اسلام کے پاس جائے یا خلیفہ قادیان کے پاس۔ مسٹر جناح اس سے خواہ مخواہ جھگڑا کیوں کریں۔ قادیانی مسلم لیگ میں شامل رہے تو فائدہ ہی ہے مسٹر جناح کو قیامت کے روز رسول خدا کی سفارش کے علاوہ بہشت میں داخل ہونے کے لئے قادیانی نبی کا پاسپورٹ بھی مل جائیگا۔"

یہ تمسخر اور استہزاء بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ ہندوؤں کی اس بارہ میں غرض و غایت یہ ہے کہ مسلمانوں کو سیاسی اور ملکی معاملات میں متحد نہ ہونے دیں۔ تاکہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے مؤثر کارروائی نہ کر سکیں وہ لوگ جو مسلمان کہلا کر یہ چاہتے ہیں۔ کہ مسلم لیگ میں تمام مسلمان کہلانے والے شریک نہ ہوں انہیں اپنے اس مطالبہ کی بیہودگی اور نقصان رسانی کا اندازہ ہندو پریس کے اس رویہ سے لگانا چاہیئے۔ جس کا اظہار وہ جماعت احمدیہ کے متعلق کر رہا ہے۔ اور یہی ایک بات ان پر انکی غلطی واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔

شکریہ اور افسوس

اخبار "شہباز" نے اس تمہید کے ساتھ کہ "ہمیں افسوس ہے "الفضل" نے تردید کرتے وقت وہی وطیرہ اختیار کیا۔ جسے وہ مردود قرار دے چکا ہے۔ یعنی مضمون کا ایک فقرہ یا چند فقرے لیکر ہی بحث کی ہے۔ سارے مضمون کی روح کو مدنظر نہ رکھا۔ نہ سارا مضمون نقل کیا۔

پھر اس کی تردید من وعن نقل کر رہے ہیں۔ تاکہ اسے یہ شکایت پیدا نہ ہو۔ "الفضل" ۲۹ جولائی کا وہ مضمون نقل کیا تھا۔ جو اس کے جواب میں لکھا گیا۔ اور ساتھ ہی کچھ ایسی باتیں دوہرائی تھیں جن کا جواب ہم نے ۳۰ جولائی کے "الفضل" میں دیا۔ ہمیں توقع تھی کہ جس فراخدلی سے "شہباز" نے ہمارے مضمون کا پہلا حصہ شائع کیا ہے۔ اسی سے دوسرا حصہ بھی شائع کر دے گا جس کے لئے ہم اس کا شکریہ ادا کرینگے اور ساتھ ہی جماعت احمدیہ کے متعلق جو مضمون اس نے لکھا۔ وہ بھی سارے کا سارا "الفضل" میں درج کر دیں گے۔ ہم اب بھی "شہباز" کے شکرگذار ہیں کہ اس نے ہمارے مضمون کا ایک حصہ شائع کر دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی افسوس کے ساتھ یہ بھی کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ اس مضمون کا دوسرا حصہ پڑھ کر "شہباز" نہ صرف اپنی پہلی سی فراخ حوصلگی پر قائم نہ رہ سکا۔ بلکہ اسقدر تنگ دلی پر اتر آیا۔ کہ اس مضمون کا عنوان بھی صحیح طور پر اس نے شائع نہ کیا بلکہ اس نے تحریف کر کے اپنے منشا کے مطابق بنانے کی کوشش کی۔ "الفضل" کا عنوان یہ تھا۔ "مدیر شہباز کی نہ صرف **احمدیت کے عقائد سے بلکہ تعلیم اسلام سے بھی ناواقفیت**" لیکن "شہباز" نے اس میں تغیر کر کے فقرہ یوں بنا لیا۔ کہ "مدیر شہباز نہ صرف احمدیت کی تعلیم سے ناواقف ہیں۔ بلکہ اسلام کی تعلیم سے بھی" اور نتیجہ یہ اخذ کیا۔ کہ "الفضل کہتا ہے۔ احمدیت کی تعلیم اور اسلام کی تعلیم میں فرق ہے ورنہ اس بلکہ کا کیا مطلب"۔ چونکہ یہ نتیجہ ہمارے اصل الفاظ سے نہیں نکل سکتا تھا۔ اس لئے "شہباز" کو ان میں تحریف کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ ہم نے "مدیر شہباز" کو احمدیت کے عقائد اور تعلیم اسلام سے ناواقف ثابت کیا۔ اور اسمیں کیا شک ہے کہ احمدیت کے بعض خاص عقائد ہیں۔ جن کی بنیاد تو اسلام پر ہی ہے۔ لیکن انکی تشریح اور تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی ہے۔ ہماری مراد انہیں عقائد سے تھی۔ اور اسی لئے ہم نے بلکہ کا لفظ استعمال کیا۔

درخواست ہائے دعا

(۱) عبدالرزاق صاحب ڈار سکرٹری مال جماعت احمدیہ ناسنور عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۲) منور احمد صاحب ابن احمداللہ خاں صاحب ہیڈ کلرک پٹ ورچھاؤنی بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہیں۔ (۳) سید خلیل احمد صاحب قادیان کا بھانجہ اور بھانجی عرصہ سے بیمار ہے۔ (۴) عبدالخالق صاحب مدرس جالندھر چھاؤنی کاربنکل کا پھوڑا نکلنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (۵) بشیر احمد صاحب مالاباری بمبئی میں بیمار ہیں۔ (۶) مرزا معظم بیگ صاحب آف گلگت کی اہلیہ صاحبہ معہ بچگان گلگت کے لئے روانہ ہوئی ہیں مگر راستہ بہت لمبا اور دشوار ہے۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے بھائی کا افسوسناک انتقال

حضرت مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

میرے بڑے بھائی سید محمد صادق شاہ صاحب اپنے وطن کشمیر میں وفات پا گئے ہیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ میرے قادیان آنے کے تھوڑی مدت بعد مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشمیر بھیجا۔ تو میں ان بھائی صاحب مرحوم سے ملنے گیا۔ چونکہ ہمارا خاندان پیروں کا خاندان ہے۔ اسلئے میں نے اپنے خاندان میں بالواسطہ تبلیغ شروع کی۔ اور جلدی ہی اللہ تعالیٰ نے اسی سفر میں ان کو شرح صدر عطا کیا۔ اور اسی وقت انہوں نے بیعت کر لی۔ مجھے مرحوم سے اور مرحوم بھائی صاحب کو مجھ سے خاص محبت تھی۔ ہمارے گاؤں میں احمدی تو ہیں۔ مگر عموماً باہر رہتے ہیں۔ مجھے مرحوم بھائی صاحب کے نواسے نے وفات کی اطلاع دی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس نے مسلمانوں کے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔ چونکہ انکا وہ نواسہ مرحوم حسن ظن رکھتا ہے مگر جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ اس نے بیعت نہیں کی۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم بھائی صاحب کا جنازہ پڑھتے ہوئے انکے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

والسلام محمد سرور شاہ [illegible]

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۷ اگست۔ آج بعد نماز مغرب کی مجلس میں حضور نے فرمایا۔ آجکل جماعت کے خلاف بڑا جوش پایا جاتا ہے۔ ہندو مسلمان۔ سکھ سب مخالفت کر رہے ہیں۔ جب یہ دیکھا جائے۔ کہ یہ جوش و خروش اس انکشاف کے ساتھ شروع ہوا ہے جو خدا تعالیٰ نے بذریعہ الہام مجھ پر کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پسر موعود کے متعلق کا مصداق میں ہوں۔ تو یہ ایک خوشی کا موجب ہے۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ جب وہ کوئی صداقت ظاہر کرتا ہے۔ تو مخالفت میں جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک ہی بات ایک شخص کہہ دیتا ہے تو کوئی مخالفت نہیں کرتا۔ لیکن وہی بات جب کوئی دوسرا کہتا ہے۔ تو مخالفت شروع ہو جاتی ہے۔ حتّٰی کہ اس سے بڑی بات کہنے والے کی بھی مخالفت نہیں کی جاتی۔ وجہ یہ کہ لوگ سمجھتے ہیں۔ یہ تمسخر ہے۔ اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ ہمارے خلاف جو مخالفت میں نیا جوش پیدا ہوا ہے۔ یہ مخالفین کے اس قلبی احساس کا نتیجہ ہے کہ میں نے جو اعلان کیا ہے۔ اس سے دنیا میں تغیر پیدا ہو گا۔ پھر یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ اعلان انقلاب پیدا کرنے والا ہے۔ پس یہ شورش برکت والی اور ہماری سچائی کا ثبوت ہے۔ اگر اس موقعہ پر یہ نہ ہوتی۔ تو ہمارے لئے فکر کی بات تھی۔ کہ جب یہ اعلان خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت کیا گیا ہے اور یہ بات اس کی طرف سے ہے۔ تو اس کی مخالفت کیوں نہیں ہوئی۔ اگر یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتی۔ تو لوگ اس کی پرواہ تک نہ کرتے اور ہنس دیتے۔ مگر اب ادھر کہتے ہیں انکا دعویٰ جھوٹا ہے۔ ادھر ایک عام بے چینی اور بے کلی پھیلی ہوئی ہے۔ پس اسوقت مسلمانوں۔ ہندوؤں سکھوں اور پیغامیوں کے اخبارات کا ہمارے خلاف شور مچانا ہماری صداقت کی دلیل ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ خدا کی طرف سے کوئی آواز اٹھے۔ اور اس کی مخالفت نہ پیدا ہو۔ ضرور مخالفت پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ مخالفت کھاد کا کام دیتی ہے۔ اس سے خوش ہونا چاہیئے۔ ہاں ایسے موقعہ پر اپنے ایمان کے متعلق یہ فکر ہونا چاہیئے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ مخالفت برداشت کر سکے۔ اور روحانیت میں ترقی کر سکے۔

۸ اگست۔ آج مغرب کے بعد کی مجلس میں حضور نے مکرم جناب چودہری اعظم علی صاحب سے دریافت فرمایا۔ کہ خادم صاحب (مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجرات) کا کیا حال ہے۔ جناب چودہری صاحب نے عرض کیا۔ بیمار ہی ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ پہاڑ پر لے جائیں تو ممکن ہے فائدہ ہو۔ چودہری صاحب نے عرض کیا۔ تجویز تو تھی۔ مگر ڈاکٹروں نے مشورہ نہیں دیا۔ فرمایا کسی اونچے پہاڑ پر نہیں معمولی بلندی پر لے جاتے۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے بھی اس بیماری میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے اپنے دو رؤیا بیان فرمائے۔ ایک میں حضرت پیر افتخار احمد صاحب کے دعوت کرنے کا ذکر تھا۔ اور دوسرے میں یہ کہ ایک آدمی کو اندھیرے میں دیکھا۔ اور اس کے متعلق دل میں یہ خیال گذرا۔ کہ اس کی دو بیویاں ہیں۔ اور وہ ان میں سے ایک کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا۔ اس وقت حضور کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کہ

"آؤ ہم اس طلسم کو مٹا دیں۔"

اس سلسلہ میں حضور نے جماعت کے ان لوگوں کے متعلق جن کی ایک سے زیادہ بیویاں ہیں فرمایا۔ ان میں سے جو عدل نہ کرتے ہوں انکو سمجھانا چاہئے۔ کہ بیویوں میں پورا پورا انصاف کریں اور اگر انصاف نہیں کر سکتے تو کسی ایک بیوی کو جائز طریق سے طلاق دیدیں۔ یا پھر اپنے آپکو جماعت کے لحاظ سے معطل سمجھیں۔ مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری نے اس بارے میں بعض سوالات پیش کئے۔ اور حضور نے مزید تشریح فرمائی۔

مختلف مقامات کے بعض نوجوانوں نے جو ملٹری کی ملازمت سے رخصت پر آئے ہوئے تھے اور اب واپس میدان جنگ میں جا رہے ہیں۔ حضور سے مصافحہ کیا۔ اور دعا کی درخواست کی۔ حضور ان سے حالات دریافت فرماتے رہے۔

خاکسار غلام نبی

پیغامیوں کی عوام کو گمراہ کرنیکے لئے بیہودہ کوشش

مجھے یہ معلوم کرکے کہ حضرت سیدنا مصلح موعود ایدہ اللہ تعالے کے خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۴ / جون ۱۹۴۴ء کے بعض الفاظ پر پیغامیوں نے لغو طور پر نکتہ چینی کرتے ہوئے یہ اتہام لگایا ہے۔ کہ حضور سرور کائنات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ ہتک کی گئی ہے سخت افسوس ہؤا۔ نیز لاہوری پارٹی کی کم فہمی پر ہنسی آئی۔ کیونکہ ایک طرف تو یہ لوگ دعوئے قرآن فہمی اور عالم ہونے کا کرتے ہیں۔ مگر مذکورہ بالا بے بنیاد اعتراض کرکے انہوں نے اپنی پردہ دری کی ہے۔ اور اس بات کا ثبوت دے دیا ہے۔ کہ وہ معمولی اور صاف کلام کے بھی سمجھنے کے اہل نہیں۔ دراصل پیغامیوں کا سلسلہ عالیہ سے ایسا بُعد ہو گیا ہے۔ جو بدقسمتی سے دشمنی کی حد تک پہونچ چکا ہے۔ اور یہ سب کچھ اسی کے نتیجہ میں ان سے سرزد ہو رہا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ بعض غیر احمدیوں طور غیر مسلم اعلے طبقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں نے اس خطبہ کو شروع سے آخر تک بغور پڑھ کر سخت تعجب کیا۔ کہ پیغامیوں نے جو اتہام لگایا ہے۔ وہ سراسر غلط ہے۔ اور ان کی غیر جانبدارانہ رائے ہے۔ کہ پیغامیوں نے لا تقربوا الصلوٰۃ والی بات کی ہے۔ جیسا کہ بعض لوگ جن کا اسلام سے کوئی دلی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ ایسے لوگوں کو جو احکام شرعی سے ناواقف اور کسی بہانہ سے آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ آیت موصوفہ سنا کر کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ نماز تو قرآن نے حرام قرار دی ہے دراصل کلام کا صحیح مفہوم تبھی نکل سکتا ہے۔ کہ اس کلام کے سیاق و سباق پر غور کیا جائے۔ اور سب سے ضروری بات یہ ہوتی ہے۔ کہ بولنے یا لکھنے والے کے کلام کی غرض و غایت معلوم کی جائے۔ مثلاً اسی خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ بیان فرمایا۔ کہ "تم پر لازم ہے۔ کہ اپنی روحانی بینائی کو درست کرو۔ اور دین کا خزانہ جو تمہارے سامنے ہے۔ اس کی عظمت اور اہمیت کو سمجھو۔ پھر وہ انعامات بھی حاصل ہو جائیں گے۔ جو پہلوں پر ہوئے"۔ اسی ضمن میں حضور نے فرمایا۔ کہ "دین کی باتوں پر جب تک سنجیدگی کے ساتھ غور نہ کیا جائے۔ اس وقت تک خدا تعالے کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس وقت تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ تو وفات یافتہ ہیں۔ اس وقت تک ہماری مجلس میں بیٹھنے والے ہم سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ کیونکہ وہ بظاہر ہماری مجلس میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ ہم سے ہزاروں میل دور ہوتے ہیں۔ اور ہم میں اور ان میں کوئی روحانی اتصال نہیں ہوتا۔ پس راستے کھلے ہیں۔ اور ہمیشہ کھلے رہیں گے۔ جو شخص خدا تعالے کے قرب کے ان راستوں کو بند قرار دیتا ہے۔ وہ نہایت ہی ظالم انسان ہے۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے۔ وہ انسانیت کا دشمن ہے۔ وہ ایمان کا دشمن ہے"۔

اسی بیان میں حضور نے اس اصل کے ماتحت کہ اللہ تعالے نے ترقی کے دروازے کھلے رکھے ہوئے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ "اگر کوئی مجھ سے پوچھے۔ کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کوئی شخص بڑا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔ تو میں کہا کرتا ہوں۔ کہ خدا نے اس مقام کا دروازہ بھی بند نہیں کیا۔" اور ان الفاظ کی اگلی عبارت یہ ہے۔

"مگر تم میرے سامنے وہ آدمی تو لاؤ جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقامات قرب کے حصول میں زیادہ سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم اٹھانے والا ہو۔ مگر وہ کہاں برق رفتار انسانوں کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ انسان ہیں جو ایک سیکنڈ میں کروڑوں میل خدا تعالے کے قرب میں بڑھ جاتے ہیں اور لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ سالوں میں ایک منزل طے نہیں کر سکتے۔ ان کا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ ہی کیا ہے۔

پھر وضاحت سے حضرت صاحب نے اپنے کلام کے مفہوم کی اس طرح تشریح فرمائی۔ کہ "بڑھ سکنا اور چیز ہے اور بڑھ جانا اور چیز ہے"۔

اب جائے غور ہے کہ صحیح الحواس انسان جس میں حیا اور غور کا مادہ موجود ہو کیا حضور کے مندرجہ بالا الفاظ سے یہ مطلب نکالے گا۔ کہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی آگے کوئی انسان قرب کے میدان میں بڑھ گیا؟ ہرگز نہیں بلکہ معمولی تدبر سے یہ بات بداہت ثابت ہوتی ہے۔ کہ دراصل صاف اور واضح طور پر حضور نے اس بات کو قطعی دلائل عقلیہ کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ کہ "حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرب الٰہی میں کوئی متنفس سبقت نہیں لے جا سکتا کیونکہ ہو سکنا اور چیز ہے اور ہونا اور چیز ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں اللہ تعالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ آپ عیسائیوں سے کہہ دیں۔ کہ اگر خدا تعالے کا بیٹا ہوتا۔ تو میں سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوتا۔ اب اس کا یہ تو مطلب نہیں۔ کہ واقعہ میں خدا کا کوئی بیٹا ہے۔ اسی طرح ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ دنیا میں کوئی شخص ایسا ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے درجہ میں آگے نکل گیا ہو۔" گویا حضور نے صاف اور بیّن الفاظ میں قطعی طور پر اس بات کی نفی فرما دی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی شخص قرب میں بڑھ سکتا ہے۔ پھر حضور نے حتمی طور پر فرمایا۔ کہ "کسی ماں نے کوئی بچہ نہیں جنا اور نہ قیامت تک کوئی ایسا بچہ جن سکتی ہے۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکے"۔

ان حالات میں پیغامیوں پر سخت افسوس ہے۔ کہ انہوں نے بے خبر لوگوں کو گمراہ کرنے اور ناواقف عوام الناس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ ہتک ہونے کے الفاظ سے ناحق اشتعال دلانے کی کوشش کی۔ یعنی ان الفاظ کے معنی جن سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارفع اور بلند ترین درجہ روحانی کا ثبوت حضور نے دلائل سے دیا ہے۔ یہ کس قدر دھوکا ہے جو لاہوری پارٹی نے لوگوں کو دینا چاہا۔ ورنہ وہ پاک اور کامل انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو انبیاء علیہم السلام کا سردار جن کے لئے اللہ تعالے نے اکملت لکم دینکم کے عظیم الشان الفاظ سے برتری فرما دی۔ اس اعلے ترین امتیاز کے بعد کسی سمجھدار کے وہم میں بھی نہیں آ سکتا۔ کہ بنی نوع انسان میں سے کوئی شخص سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے قرب خدا تعالے میں بڑھ سکتا ہے۔

ہر انسان کے خیالات کا اندازہ اس کے دیگر حالات یعنی نجابت خاندانی پیدائش۔ تربیت۔ اس کے اخلاق اور اہلی زندگی پر زیادہ تر منحصر ہوتا ہے۔ اس لئے جب ہم اس اصل پر غور کرتے ہیں۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے یہ کوائف آ جاتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مصلح موعود ایدہ اللہ تعالے موجودہ زمانہ کے اس نبی علیہ السلام کے جو جملہ گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی صفات کے جامع ہیں۔ وہ عظیم الشان فرزند ہیں۔ جن کی پیدائش سے اول اللہ تعالے نے آپ کے اوصاف کاملہ اور جو کام دنیا کی اصلاح کا ان کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق بذریعہ وحی ظاہر فرما دیا۔ جو الہامات قبل از پیدائش حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالے دنیا میں مشتہر کئے گئے۔ اور ان بشارات کے مطابق حضور کی پیدائش وقوع میں آئی۔ اسکے بعد بچپن کی تربیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی۔ اسکے نتیجہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ایسی عمر سے ہی کہ عام بچوں کو معمولی معمولی باتوں کی ہوش نہیں ہوتی۔ لیکن یہ موعود جو اللہ تعالے کے الہامات و بشارات کے ماتحت پیدا ہؤا۔ جس کے متعلق سابقہ کتب اور اولیائے کرام کی پیشگوئیوں میں علو مرتبہ کا اشارہ ہے۔ جیسا کہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کے منظوم کلام کے ایک مصرعہ

پسرش یادگارے بینم

میں صاف طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ اوائل عمر یعنی ۱۳ / ۱۴ سال سے ہی اللہ تعالے کی محبت میں سرشار نظر آتا ہے۔ جیسا کہ آپ کے مندرجہ ذیل منظوم کلام سے عیاں ہے۔ گویا اللہ تعالے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق آپکو حضرت والدہ مکرمہ کے دودھ میں ہی پلایا گیا۔ فرماتے ہیں

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمار عشق ہوں تیرا دے تو شفا مجھے
بے کس نواز ذات ہے تیری ہی اے خدا
آتا نظر نہیں کوئی تیرے سوا مجھے
تیری رضا کا ہوں میں طلبگار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے
مولیٰ کے ساتھ تیری رہیں لن ترانیاں
زنہار میں نہ مانوں گا چہرہ دکھا مجھے

اللہ اکبر! ۱۲-۱۳ سال کے بچے جن کا مطمع نظر بجز کھیلنے یا کھانے پینے کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ مگر یہ بچہ جو خدا کے ہاتھوں سے ازلی طور پر رزائل دنیوی سے صاف کیا جا چکا تھا۔ اور روحانی سمندر میں سے موتی نکالنے کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ اپنی صغر سنی میں اپنے آپ کو محبت الٰہی میں سرشار پاتا ہے۔ اور محبت کے اعلیٰ مقامات کا خواہشمند ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول اس کا نصب العین اور دلی آرزو کا انتہائی نقطہ ہے۔ جیسا کہ فرمایا ؎

گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے

پھر اس پر بس نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ ترین روحانی مقامات طے کرنے کا جوہر فطرت میں ودیعت کیا ہے۔ اپنا دلی جذبہ مندرجہ ذیل الفاظ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک سے وابستگی کی نسبت ظاہر فرمایا ہے فرماتے ہیں ؎

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
مرا ہر ذرہ ہو قربان احمدؐ
مرے دل کا یہی اک مدعا ہے
مرا دل اس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

جائے غور ہے۔ کہ جس پاک وجود کی بچپن سے ہی یہ خواہش ہو۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات کا اس قدر گرویدہ ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان قربان کر دینا اس کی دلی آرزو ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کو اپنی روحانی آنکھ سے صغر سنی میں ہی عظیم الشان اور بے مثل پا کر یہ کہنے پر مجبور ہو۔ کہ اسلامی تعلیم جو آپ پر نازل ہوئی۔ وہ قلوب انسانی کو روشن کرنے والی ہے۔ اور پھر بچپن کے بعد حضور کا دل و دماغ محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ایسا روشن کیا گیا۔ کہ حضرت خلیفہ اولؓ جیسے راست باز اور عاشق قرآن پاک انسان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بچپن میں ہی یہ فرمایا۔ کہ

"میاں تم مجھ سے نہیں پڑھتے۔ بلکہ میں تم سے علوم حاصل کر رہا ہوں۔"

اس کے بعد عہد خلافت سے اب تک جو آپ کی تصانیف ہیں۔ اور قرآن کریم کے نکات بیان فرمائے ہیں۔ علاوہ درس قرآن کریم دینے کے تفسیر کبیر میں جو آپ نے ۹ سورتوں کے متعلق نوٹ فرمائے ہیں۔ ان کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج قرآن کریم کے علوم باطنی کا خزانہ کھل گیا ہے۔ حضور کی تصانیف میں اللہ تعالیٰ کی توحید۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن روحانی یعنی تعلیم اسلام کو صحیح معنوں میں پیش کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زمانہ فیج اعوج میں جو قرآن زمین سے غائب ہو گیا تھا۔ اب دوبارہ صحیح معنوں میں نازل ہوا ہے۔ وہ ایک خزانہ تھا۔ جو ہم سے مخفی تھا۔ اس کے علاوہ عہد خلافت سے حضور کو اللہ تعالیٰ (زمین و آسمانوں کے خالق) سے مکالمہ مخاطبہ کا شرف حاصل ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق روز روشن کی طرح یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ جن امور سے قبل از وقت اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر دنیا کو مطلع کیا گیا۔ وہ بعینہٖ اسی طرح پورے ہوئے۔

لہٰذا ایسے عظیم الشان انسان کے متعلق جو اللہ تعالیٰ کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہر آن قربان ہو رہا ہے۔ جس کا ثبوت اہل بصیرت کو آپ کی دن رات کی مساعی شاقہ سے مل چکا۔ اور مل رہا ہے۔ یہ خیال کرنا کہ ان کی زبان سے کوئی ایسے الفاظ نکلیں جن سے نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین متصور ہو سراسر بہتان عظیم۔ افتراء اور خلاف از عقل ہے۔

خاکسار عبدالمجید خان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ

رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۴ء

(از مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ)

احمدیہ مسجد الفضل ٹبورا اور افریکن احباب کا اخلاص

عرصہ زیر رپورٹ میں بھی مسجد کے سامنے کا میدان درست کیا جاتا رہا۔ اور درمیانی راستے وغیرہ بنائے گئے۔ مسجد کے ہال کے اردگرد کے ملحقہ کمروں اور برآمدہ میں فرش کئے۔ پتھر بچھائے۔ وضو کیلئے ٹوٹیاں لگوائیں۔ غسل خانہ میں Shower bath فٹ کرایا۔ اور مسجد کے خادم کا کمرہ سٹور اور غسلخانہ کے اندر و باہر کے پلستر کرائے۔ اور ان کمروں پر لنٹل ڈلوائے باہر کے صحن اور بعض دوسری ضروریات کے لئے پتھروں کی ضرورت تھی۔ اس پر افریقن احمدی احباب و خواتین میں ۱۲ مئی ۱۹۴۴ء کی صبح کو تحریک کی۔ اس کے جواب میں بعض افریقن دوستوں نے بڑی مخلصانہ تقریریں کیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مسجد کا نام مسجد الفضل رکھنے پر بے حد خوش اور مسرور ہوئے۔ اور عملی طور پر چار دن افریقن مردوں اور عورتوں نے پہاڑ پر جا کر پتھر توڑنے اور جمع کرنے کا کام کیا۔ اور تیس میٹر کے قریب پتھر جمع کر لئے۔ یہ عاجز ان کے ساتھ اس کام میں شامل رہا۔ اور پتھر توڑنے اور اٹھانے میں دوش بدوش کام کیا۔ بعض افریقن نے جو ان دنوں پتھروں کے جمع کرنے کیلئے نہ آ سکے نقد رقم پتھروں کی ٹرانسپورٹ کے لئے دی جزاھم اللہ احسن الجزاء افریقن احباب کے اخلاص کے سلسلہ میں ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ گذشتہ سالوں میں وقتاً فوقتاً جب کسی چندہ کی تحریک کی جاتی رہی تو وہ حسب حیثیت چندہ ادا کرتے رہے لیکن اب اس ماہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبہ قربانی کے سلسلہ میں احباب کو توجہ دلائی گئی۔ کہ ہر احمدی کو باقاعدہ ماہوار چندہ ادا کرنا چاہیئے۔ ابھی ہم نے ان کیلئے سولھویں حصہ کی قید نہیں لگائی۔ اور کہا ہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق ہر شخص ہر ماہ کچھ نہ کچھ ضرور ادا کرے اور پھر اس چندہ کو بڑھاتا جائے اور اس میں کمی نہ آنے دے۔ اللہ تعالیٰ کے احسان سے اس پر بھی افریقن احمدی احباب نے لبیک کہا ہے اور انہوں نے ماہوار چندہ ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ اخلاص بخشے۔ آمین

ایک انگریز دوست کی امداد

جن دنوں ٹبورا میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کا کام نئے پلاٹ پر شروع ہونیوالا تھا۔ ایک انگریز آفیسر Mr. Agany سپرنٹنڈنٹ پولیس ویسٹرن پراونس ٹبورا میں تبدیل ہو کر تشریف لائے۔ اور نہایت دلیرانہ رنگ میں انصاف کے قیام کیلئے انہوں نے اخلاقاً اور قانوناً ہماری امداد مسجد کے تعمیر کے سلسلہ میں کی۔ اور شہر کے تمام ان سرغنوں کو جنہوں نے مسجد کی تعمیر پر فساد کیا تھا سخت تنبیہ کی۔ اور تعمیر کے ایام میں روزانہ بیس منٹ کیلئے مسجد کے پلاٹ پر آ جاتے اور کام کے سلسلہ میں کئی مفید مشورے وغیرہ بھی دیتے رہے۔ جتنا عرصہ ٹبورا رہے انہوں نے نہایت شریفانہ سلوک جاری رکھا۔ بعد میں مرحوم

حضرت مصلح موعود کی آخری تنبیہ

"ہماری جماعت میں تبلیغ کے متعلق خطرناک طور پر سستی پائی جاتی ہے۔ جماعتوں کا فرض یہ ہے کہ وہ اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔"

"ہماری جماعت کا ہر سکرٹری ہر خطیب اسکو دوہراتا رہے کہ ہندوستان کی جماعت کو بڑھاؤ ورنہ خطرہ ہے کہ وہ مصطفےٰ تعلیم جو تیرہ سو سال کے بعد آئی ایسے ہاتھوں میں چلی جائے جو اسکو ناپاک کر دیں۔"

خدا تعالےٰ نے ہم پر فرض کر دیا ہے کہ ہم اپنی جانوں اور مال سے اس کے دین کی تبلیغ کریں۔

ہمارے پاس سستا تبلیغی لٹریچر موجود ہے۔ اس لئے ہمارے مرد و زن پر فرض ہے کہ وہ اسکی خوب اشاعت کریں۔

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اپنے کرم سے بخشدے میرے خدا مجھے
بیمار عشق ہوں تیرا دے تو شفا مجھے
بے کس نواز ذات ہے تیری ہی اے خدا
آتا نظر نہیں کوئی تیرے سوا مجھے
تیری رضاء کا ہوں میں طلبگار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے
موسیٰ کے ساتھ تیری رہیں لن ترانیاں
زنہار میں نہ مانوں گا چہرہ دکھا مجھے

اللہ اکبر! ۱۲-۱۳ سال کے بچے جن کا مطمع نظر بجز کھیلنے یا کھانے پینے کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ مگر یہ بچہ جو خدا کے ہاتھوں سے ازلی طور پر رزائل دنیوی سے صاف کیا جا چکا تھا۔ اور روحانی سمندر میں سے موتی نکالنے کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ اپنی صغر سنی میں اپنے آپ کو محبت الٰہی میں سرشار پاتا ہے۔ اور محبت کے اعلیٰ مقامات کا خواہشمند ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کا حصول اس کا نصب العین اور دلی آرزو کا انتہائی نقطہ ہے۔ جیسا کہ فرمایا ؎

گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے

پھر اس پر بس نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ ترین روحانی مقامات طے کرنے کا جوہر فطرت میں ودیعت کیا ہے۔ اپنا دلی جذبہ مندرجہ ذیل الفاظ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک سے وابستگی کی نسبت ظاہر فرمایا ہے فرماتے ہیں ؎

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
مرا ہر ذرہ ہو قربان احمدؐ
مرے دل کا یہی اک مدعا ہے
مرا دل اس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

جائے غور ہے۔ کہ جس پاک وجود کی بچپن سے ہی یہ خواہش ہو۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات کا اس قدر گرویدہ ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان قربان کر دینا اس کی دلی آرزو ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کو اپنی روحانی آنکھ سے صغر سنی میں ہی عظیم الشان اور بے مثل پاکر یہ کہنے پر مجبور ہو۔ کہ اسلامی تعلیم جو آپ پر نازل ہوئی۔ وہ قلوب انسانی کو روشن کرنے والی ہے۔ اور پھر بچپن کے بعد حضور کا دل و دماغ محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ایسا روشن کیا گیا۔ کہ حضرت خلیفہ اولؓ جیسے راست باز اور عاشق قرآن پاک انسان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بچپن میں ہی یہ فرمایا۔ کہ

"میاں تم مجھ سے نہیں پڑھتے۔ بلکہ میں تم سے علوم حاصل کر رہا ہوں۔"

اس کے بعد عہد خلافت سے اب تک جو آپ کی تصانیف ہیں۔ اور قرآن کریم کے نکات بیان فرمائے ہیں۔ علاوہ درس قرآن کریم دینے کے تفسیر کبیر میں جو آپ نے ۹ سورتوں کے متعلق نوٹ فرمائے ہیں۔ ان کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج قرآن کریم کے علوم باطنی کا خزانہ کھل گیا ہے۔ حضور کی تصانیف میں اللہ تعالیٰ کی توحید۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن روحانی یعنی تعلیم اسلام کو صحیح معنوں میں پیش کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زمانہ فیج اعوج میں جو قرآن زمین سے غائب ہو گیا تھا۔ اب دوبارہ صحیح معنوں میں نازل ہوا ہے۔ وہ ایک خزانہ تھا۔ جو ہم سے مخفی تھا۔ اس کے علاوہ عہد خلافت سے حضور کو اللہ تعالیٰ (زمین وآسمانوں کے خالق) سے مکالمہ مخاطبہ کا شرف حاصل ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق روز روشن کی طرح یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ جن امور سے قبل از وقت اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر دنیا کو مطلع کیا گیا۔ وہ بعینہٖ اسی طرح پورے ہوئے۔

لہٰذا ایسے عظیم الشان انسان کے متعلق جو اللہ تعالیٰ کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہر آن قربان ہو رہا ہے۔ جس کا ثبوت اہل بصیرت کو آپ کی دن رات کی مساعی شاقہ سے مل چکا۔ اور مل رہا ہے۔ یہ خیال کرنا کہ ان کی زبان سے کوئی ایسے الفاظ نکلیں جن سے نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین متصور ہو سراسر بہتان عظیم۔ افتراء اور خلاف از عقل ہے۔

خاکسار عبد المجید خان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ

رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ ماہ مئی ۱۹۴۴ء

(از مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ)

احمدیہ مسجد الفضل ٹبورا اور افریکن احباب کا اخلاص

عرصہ زیر رپورٹ میں بھی مسجد کے سامنے کا میدان درست کیا جاتا رہا۔ اور درمیانی راستے وغیرہ بنائے گئے مسجد کے ہال کے ارد گرد کے ملحقہ کمروں اور برآمدہ میں فرش کئے۔ پتھر بچھائے۔ وضو کیلئے ٹوٹیاں لگوائیں۔ غسل خانہ میں Shower bath فٹ کرایا۔ اور مسجد کے خادم کا کمرہ سٹور اور غسلخانہ کے اندر و باہر کے پلستر کرائے۔ اور ان کمروں پر لنٹل ڈلوائے باہر کے صحن اور بعض دوسری ضروریات کے لئے پتھروں کی ضرورت تھی۔ اس پر افریقن احمدی احباب وخواتین میں ۱۲ر مئی ۱۹۴۴ء کی صبح کو تحریک کی۔ اس کے جواب میں بعض افریقن دوستوں نے بڑی مخلصانہ تقریریں کیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مسجد کا نام مسجد الفضل رکھنے پر بے حد خوش اور مسرور ہوئے۔ اور عملی طور پر چار دن افریقن مردوں اور عورتوں نے پہاڑ پر جاکر پتھر توڑنے اور جمع کرنے کا کام کیا۔ اور تیس میٹر کے قریب پتھر جمع کر لئے۔ یہ عاجز ان کے ساتھ اس کام میں شامل رہا۔ اور پتھر توڑنے اور اٹھانے میں دوش بدوش کام کیا۔ بعض افریقن نے جوان دنوں پتھروں کے جمع کرنے کیلئے نہ آسکے نقد رقم پتھروں کی ٹرانسپورٹ کے لئے دی جزاھم اللہ احسن الجزاء افریقن احباب کے اخلاص کے سلسلہ میں ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ گذشتہ سالوں میں وقتاً فوقتاً جب کسی چندہ کی تحریک کی جاتی رہی تو وہ حسب حیثیت چندہ ادا کرتے رہے لیکن اب اس ماہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبہ قربانی کے سلسلہ میں احباب کو توجہ دلائی گئی۔ کہ ہر احمدی کو باقاعدہ ماہوار چندہ ادا کرنا چاہیئے۔ ابھی ہم نے ان کیلئے سولھویں حصہ کی قید نہیں لگائی۔ اور کہا ہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق ہر شخص ہر ماہ کچھ نہ کچھ ضرور ادا کرے اور پھر اس چندہ کو بڑھاتا جائے اور اس میں کمی نہ آنے دے۔ اللہ تعالیٰ کے احسان سے اس پر بھی افریقن احمدی احباب نے لبیک کہا ہے اور انہوں نے ماہوار چندہ ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ اخلاص بخشے۔ آمین

ایک انگریز دوست کی امداد

جن دنوں ٹبورا میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کا کام نئے پلاٹ پر شروع ہونیوالا تھا۔ ایک انگریز آفیسر Mr. Agony سپرنٹنڈنٹ پولیس ویسٹرن پراونس کا ٹبورا میں تبدیل ہو کر تشریف لائے۔ اور نہایت دلیرانہ رنگ میں انصاف کے قیام کیلئے انہوں نے اخلاقاً اور قانوناً ہماری امداد مسجد کے تعمیر کے سلسلہ میں کی۔ اور شہر کے تمام ان سرغنوں کو جنہوں نے مسجد کی تعمیر پر فساد کیا تھا سخت تنبیہ کی۔ اور تعمیر کے ایام میں روزانہ بیس منٹ کیلئے مسجد کے پلاٹ پر آجاتے اور کام کے سلسلہ میں کئی مفید مشورے وغیرہ بھی دیتے رہے۔ جتنا عرصہ ٹبورا رہے انہوں نے نہایت شریفانہ سلوک جاری رکھا۔ بعد میں مر

حضرت مصلح موعود کی آخری تنبیہ

"ہماری جماعت میں تبلیغ کے متعلق خطرناک طور پر سستی پائی جاتی ہے۔ جماعتوں کا فرض یہ ہے کہ وہ اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔"

"ہماری جماعت کا ہر سکرٹری ہر خطیب اسکو دوہراتا رہے کہ ہندوستان کی جماعت کو بڑھاؤ ورنہ خطرہ ہے کہ وہ مصفیٰ تعلیم جو تیرہ سو سال کے بعد آئی ایسے ہاتھوں میں چلی جائے جو اسکو ناپاک کر دیں۔"

خدا تعالیٰ نے ہم پر فرض کر دیا ہے کہ ہم اپنی جانوں اور مال سے اس کے دین کی تبلیغ کریں۔

ہمارے پاس سستا تبلیغی لٹریچر موجود ہے۔ اس لئے ہمارے مرد وزن پر فرض ہے کہ وہ اسکی خوب اشاعت کریں۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اس وقت روپیہ بچانے کا

سب سے محفوظ اور دلچسپ طریقہ

حکومت ہند کے

انعامی بونڈ قطعی محفوظ ہی نہیں ہیں بلکہ بونڈ خریدنے والوں کو بڑے بڑے نقد انعام جیتنے کا موقع بھی حاصل ہے۔ سو سو روپے جمع کر کے آپ پچاس ہزار روپے جیت سکتے ہیں۔ انعام جیتنے کا موقع میعاد ختم ہونے تک سال میں دو بار آئے گا۔ اور اس عرصہ میں آپ کا سرمایہ جوں کا توں سلامت رہے گا۔ اصل رقم ۱۵ر جنوری ۱۹۴۹ء کو یا اس کے بعد واجب الادا ہو جائے گی۔

آپ دس دس روپے کا بونڈ بھی خرید سکتے ہیں اور سو سو روپے کا بھی جتنی تعداد میں چاہیں خریدیں کوئی حد مقرر نہیں۔

انعامات کے لئے سال میں دو بار یعنی پندرہ جنوری اور پندرہ جولائی کو قرعہ ڈالا جاتا ہے ۱۵ر جنوری ۱۹۴۵ء کو ہونے والی اگلی قرعہ اندازی میں وہ تمام بونڈ شریک کئے جائیں گے جو ۱۴ر دسمبر ۱۹۴۴ء تک خریدے گئے ہونگے۔

انعامات یہ ہیں:

سو سو روپے والے ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں

انعام	کل مبلغ
پچاس ہزار روپے کا ایک انعام	۵۰،۰۰۰ روپے
بیس بیس ہزار روپے کے دو انعام	۴۰،۰۰۰ روپے
پانچ پانچ ہزار روپے کے دو انعام	۱۰،۰۰۰ روپے
ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں ششماہی انعامات کی کل رقم	۱،۰۰،۰۰۰ روپے

دس دس روپے والے ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں

انعام	کل مبلغ
دو ہزار پانچ سو روپے کا ایک انعام	۲،۵۰۰ روپے
ایک ہزار دو سو پچاس روپے کے دو انعام	۲،۵۰۰ روپے
پانچ پانچ سو روپے کے پانچ انعام	۲،۵۰۰ روپے
ڈھائی ڈھائی سو روپے کے دس انعام	۲،۵۰۰ روپے
ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں ششماہی انعامات کی کل رقم	۱۰،۰۰۰ روپے

انعامات کی رقم پر انکم ٹیکس، سوپر ٹیکس، ایکسیس پرافٹس ٹیکس یا کارپوریشن ٹیکس نہیں لگے گا۔

یہ بونڈ کہاں سے مل سکتے ہیں؟ ہندوستان میں ریزرو بینک آف انڈیا کے کسی دفتر سے، امپیریل بینک آف انڈیا سے۔ برطانوی ہند میں کسی سرکاری خزانے سے یا کسی ہندوستانی ریاست کے خزانے سے جو حکومت ہند کے خزانے کا کام کرتا ہو۔

انعامات کی یہ رقمیں قرعہ اندازی کی تاریخ کے بعد آنے والی فروری کی ۱۵ تاریخ یا اگست کی ۱۵ تاریخ کو یا اس کے بعد اوپر لکھے ہوئے تمام دفتروں سے ادا کی جائیں گی۔ ہر بونڈ ۱۵ر جنوری ۱۹۴۹ء تک تمام قرعہ اندازیوں میں شریک کیا جائے گا اور ہر مرتبہ انعام پا سکے گا۔ دس روپے والے سلسلے کے انعامات کی رقم نقد ادا کی جائے گی اور سو روپے والے سلسلے کی آدھی نقد اور باقی سرکاری قرضوں کی صورت میں ادا کی جائے گی۔ انعامی نمبر سرکاری گزٹ اور اخباروں میں قرعہ اندازی کی تاریخ کے بعد آنے والی فروری کی پندرہ تاریخ اور اگست کی پندرہ تاریخ سے پہلے پہلے شائع کر دیے جائیں گے۔ چھوٹے خزانوں سے بھی اگر وہاں سے بونڈ خریدے گئے ہوں ادا کی

حکومت ہند کے محکمہ فائیننس نے شائع کیا

ARA 984

ضروری اعلان

اکتوبر ۱۹۳۶ء کی مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین نے فیصلہ فرمایا تھا کہ "جو لوگ نادہند ہیں آئندہ ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ نہ کیا جائے۔ بلکہ مناسب تعزیری کارروائی کی جائے۔ اور جن سے متواتر تین سال چندہ وصول نہیں ہوا ان کی رپورٹ فوراً مرکز میں کی جائے۔" چنانچہ اس فیصلہ کا اعلان وقتاً فوقتاً اخبار الفضل میں ہوتا رہا ہے۔ بلکہ گزشتہ ایام میں اس قاعدہ کو علیحدہ چھپوا کر جماعتوں میں بھیجا گیا تھا۔ مگر احباب کو اس قاعدے کے سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس لئے ذیل میں اس کی تشریح کی جاتی ہے عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ آئندہ اس کے مطابق عمل درآمد کریں:۔

(۱) تین سال والی شرط صرف ان بقایا داروں کے متعلق تھی جو سال ۱۹۳۶ء سے پہلے چندہ نہیں دے رہے تھے۔ ورنہ اس کا یہ منشا نہ تھا کہ جب تک کوئی شخص تین سال تک چندہ نہ دے۔ اسے بقایا دار نہ سمجھا جائے اور نہ اس سے مطالبہ کیا جائے

(۲) جو شہری شخص متواتر تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا۔ بقایا دار سمجھا جائے گا۔ اور جو چھ ماہ تک چندہ نہ دے گا وہ نادہند قرار دیا جائے گا۔

(۳) جو زمیندار ایک سال یا دو فصل کا چندہ نہ دے گا وہ بقایا دار سمجھا جائے گا۔ اور جو دو سال یا چار فصل کا چندہ نہ دے گا۔ وہ نادہند قرار پائے گا۔

(۴) مقامی جماعت کا فرض ہوگا کہ وہ نادہند کو ہر ممکن طریق سے سمجھانے کی کوشش کرے۔ اگر وہ پروا نہ کرے تو ایک ماہ کا نوٹس دے۔ اگر اس پر بھی اصلاح نہ ہو تو مجلس عاملہ میں اس کا معاملہ پیش کر کے اپنی رپورٹ کے ساتھ نظارت امور عامہ میں اخراج از جماعت کی رپورٹ کرے اور اسکی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۹۔ اگست۔ کاں کے جنوب مشرق میں کینیڈین دستے اپنے تازہ حملہ میں کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ اور کاں سے فیلے جانے والی سڑک پر بڑھ رہے ہیں۔ جنرل بریڈلے کی امریکن فوج لاول کے شہر پر قبضہ کر چکی ہے۔ جو ادرانش سے ۴۸ میل جنوب مشرق میں ہے۔ موتان میں دشمن نے کئی زور کے جوابی حملے کئے۔ مگر سب روک لئے گئے یہاں سے چھ میل مشرق میں امریکن فوج بیانمتر کے شہر میں داخل ہو گئی ہے۔ اور ریلیٹ کی بحری چھاؤنی سے چار میل سے کم فاصلہ پر ہے اسی طرح لوریاں سے جو جرمن آبدوزوں کا بڑا اڈہ ہے چھ میل سے بھی کم ہے۔ سالو کی بیرونی بستیوں میں دست بدست لڑائی ہو رہی ہے۔

دوشنبہ کے روز مسٹر چرچل کیپر نارمنڈی گئے۔ اور جنرل منٹگمری اور جنرل بریڈلے سے بات چیت کی۔ واپسی پر آپ نے لندن میں ملک معظم سے ملاقات کی۔

لنڈن ۹۔ اگست۔ روسی فوج نے مشرقی پرشیا کے راستہ میں جرمن قلعہ بندیوں کو توڑ دیا ہے۔ چھ ہزار جرمن موت کے گھاٹ اتار دئیے گئے ہیں۔ کارپیتھین پہاڑوں کے نشیب میں بھی روسی برابر آگے بڑھ رہے ہیں۔ پولینڈ کے محبان وطن کی فوج نے وارسا کے دو تہائی حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

ماسکو ۹۔ اگست۔ کل یہاں پولینڈ کی نیشنل لبریشن کمیٹی اور پولینڈ کے وزیر اعظم میں بات چیت ہوئی۔ روس کے وزیر خارجہ مسٹر مولوٹاف اس میٹنگ کے صدر تھے۔

لنڈن ۹۔ اگست۔ اٹلی میں آٹھویں فوج فلورنس کے مشرق میں دریائے آرنو [illegible] عبور کر رہی ہے۔ شہر میں زور کی لڑائی ہو رہی ہے مگر اتحادی فوج کی [illegible] لوگ اپنا روزمرہ کا کام کاج کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۹۔ اگست۔ امریکن فوج نے گوام میں جاپانی فوج کو [illegible] گھیرا اور تنگ کر دیا ہے۔ [illegible] کے علاقہ میں گھری ہوئی جاپانی فوج کو [illegible] میں کاٹ دیا گیا ہے

واشنگٹن ۹۔ اگست۔ جاپان ریڈیو [illegible]

بیان ہے کہ جاپانی بیڑہ صرف اس وقت کارروائی کے لئے میدان میں آئے گا جب خود جاپان پر حملہ ہوگا۔ اور لڑائی جاپان کی اصل سرزمین کے آس پاس پہنچ جائے گی۔

لنڈن ۹۔ اگست۔ پولینڈ کی حکومت مقیم لندن کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ ماسکو گئے تھے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سٹالن نے ان سے کہدیا ہے کہ پولینڈ کی نمائندہ لبریشن کمیٹی ہے روس نے لندن کی پولش گورنمنٹ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے

لنڈن ۹۔ اگست۔ کانگرسی لیڈروں کی گرفتاری کی دوسری سالگرہ کی تقریب پر ایک سو دس سرکردہ امریکنوں نے واشنگٹن کے برطانی سفیر سے اپیل کی ہے کہ کانگرسی لیڈروں کو فوراً رہا کر دیا جائے۔ اور اس طرح برطانیہ اس بات کا ثبوت مہیا کرے کہ وہ ڈیڈلاک دور کرنا چاہتا ہے

نیویارک ۹۔ اگست۔ حکومت ہند اور ہندوستان کے بعض بڑے بڑے کارخانہ داروں کی خواہش ہے کہ ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے امریکہ سے تدریج ڈیڑھ ارب ڈالر کی مشینری بطور قرض لی جائے۔

لنڈن ۹۔ اگست۔ انگلستان کی نیشنل پیس کونسل دس لاکھ افراد کے دستخطوں سے حکومت کے سامنے یہ عرضداشت پیش کرنے کا انتظام کر رہی ہے کہ تمام اقوام عالم کو جن میں ہندوستان بھی شامل ہے آزاد کر دیا جائے۔

لنڈن ۹۔ اگست۔ اڑنے والے بموں کے حملوں کا زور چونکہ زیادہ تر جنوبی انگلستان پر ہوتا ہے۔ اس لئے اس علاقہ میں جو اطالوی قیدی کھیتی باڑی کا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر اس خطرناک علاقہ سے ان کو نہ نکالا گیا تو وہ ہڑتال کر دیں گے۔

لنڈن ۹۔ اگست۔ فرانس میں [illegible] والی فوجوں کو اس علاقہ کے نقشے ساتھ ساتھ مہیا کرنے کے لئے دیسی لاریاں استعمال کی جا رہی ہیں جو چلتے پھرتے پریس کا کام دیتی ہیں۔ اب تک شمالی فرانس کے نقشوں کی بارہ کروڑ کاپیاں فوجیوں کو مہیا کی جا چکی ہیں

لنڈن ۹۔ اگست۔ جرمن جنیل روس میں قید ہیں۔ انہوں نے ریاست ہائے بالٹک میں محصور جرمن فوجوں سے اپیل کی ہے کہ ہٹلر کی غلط پالیسی کے لئے اپنی جانیں ضائع نہ کریں بلکہ انہیں جرمنی کے لئے محفوظ رکھیں۔ اور بغیر ایک جان ضائع کئے ہتھیار ڈال دیں۔ ورنہ سب کو تباہ کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۹۔ اگست۔ پارلیمنٹ کے اکثر ممبروں کی رائے ہے کہ مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں یہ بات صاف طور پر کہدی ہے کہ یورپ کی جنگ اکتوبر ۱۹۴۴ء میں ختم ہو جائے گی

دہلی ۹۔ اگست۔ ضلع گوڑگانواں کے قصبہ فرخ نگر میں مسلمانوں پر حملہ کے سلسلہ میں اب تک ۲۸ ہندو قتل۔ فساد اور اغوا کے الزام میں گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ اور ابھی مزید گرفتاریوں کی توقع ہے

کراچی ۹۔ اگست۔ کثرت باراں کے باعث لاڑکانہ کے حفاظتی بند میں شگاف ہو گئے ہیں اور اضلاع دادو و لاڑکانہ کا ۷۰۴ مربع میل رقبہ زیر آب ہے۔

لنڈن ۹۔ اگست۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ترکی اتحادیوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہو جائے گا۔ درہ دانیال اتحادیوں کے لئے کھول دے گا۔ بہت سے ہوائی اور چھوٹے چھوٹے بحری اڈے استعمال کرنے کی اجازت دے دیگا۔

انقرہ ۹۔ اگست۔ ترکش پارلیمنٹ نے عام لام بندی کے قانون کو منظور کر دیا ہے۔ اس امر کا بھی خاطر خواہ انتظام کر دیا گیا ہے کہ ہوائی حملوں کی صورت میں شہری باشندوں کو دیہات میں پہنچا دیا جائے۔ پچاس سال تک کی عمر کے ترکوں کے لئے فوج میں شامل ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ پارلیمنٹ نے کابینہ کو خاص اختیارات دے دیئے ہیں۔

قاہرہ ۹۔ اگست۔ مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے اعلان کیا ہے کہ پان عرب کانفرنس کی ابتدائی کمیٹی عنقریب قاہرہ میں منعقد ہوگی تمام عرب ممالک نے اس میں اپنا ایک ایک نمائندہ بھیجنا منظور کر لیا ہے

لائلپور ۹۔ اگست۔ آٹا فی ۱۲/۴/۹ مکی ۶/۱۲/- گندم ۸/۱۲/- نخود ۶/۱۰/- گھی ۱۲۵/-/- گڑ ۸/۸/- سے ۱۰/-/- روپے تک شکر ۱۱/۸/-

امرتسر ۹۔ اگست۔ سونا ۷۸/۲/- چاندی ۱۳۱/-/- پونڈ ۵۰/۱۰/-

کانگڑہ ۹۔ اگست۔ موسلا دھار بارش نے کانگڑہ کے ضلع کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ پل اور سڑکیں بہہ گئی ہیں۔ موٹر اور ریل ٹریفک بند ہے۔ کھڈوں میں اکثر جگہ ساٹھ ساٹھ فٹ تک پانی چڑھ گیا ہے۔ انسانی اور حیوانی جانیں بکثرت ضائع ہوئی ہیں۔ پٹھانکوٹ بیج ناتھ اور دھرمسالہ کے درمیان ٹریفک بالکل بند ہے دریائے بیاس میں ۴۰ فٹ پانی چڑھ آیا ہے جو پونے چار میل کی چوڑائی میں بہہ رہا ہے۔

لنڈن ۹۔ اگست۔ ٹیڈم روڈ کے ساتھ ساتھ جاپانیوں کو امپھال سے پچاس میل پیچھے ہٹا دیا گیا ہے۔ دشمن کا پیچھا کرتے ہوئے اتحادی دستے چار میل آگے بڑھ گئے۔ دشمن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

لنڈن ۹۔ اگست۔ نارمنڈی میں کینیڈین دستے رات ہی رات پانچ میل پیشقدمی کر کے کاں سے پلے جا پہنچے۔ جو ٹریفک کا ایک اہم مرکز ہے۔ اور پانچ میل کے فاصلہ پر ایک اونچی زمین پر قبضہ کر لیا۔ دشمن ۸۸ ملی میٹر دہانے کی توپیں استعمال کر رہا۔ اور سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ موتان کے علاقہ میں لڑائی کی حالت الجھی ہوئی ہے

لنڈن ۹۔ اگست۔ مارشل ٹیٹو کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ یوگوسلاوی محبان وطن یونانی محبان وطن کے ساتھ مل کر یوگوسلاویہ اور یونان کی سرحد پار کر کے اڈلیہ کے شہر پر قبضہ کر چکے ہیں۔ یہ شہر ایک صنعتی مرکز ہے۔ جہاں بہت سی اہم سڑکیں ملتی ہیں اس قبضہ سے دشمن کی رسد اور کمک کے رستوں کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اڈلیہ کی آبادی میں ہزار ہے

لنڈن ۹۔ اگست۔ اٹلی میں لڑائی کا زور فلورنس سے ہٹ کر آرنو کے شمال کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ جہاں اتحادیوں نے گریلو پر قبضہ کر لیا ہے۔ گریلو کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ جرمنوں نے اسے واپس لینے کے لئے ایک دن میں پانچ جوابی حملے کئے۔ مگر سب کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔

[illegible] ارسال کر دیئے گئے۔ احباب وصول فرما کر ممنون فرمائیں!